93543-دیندار شخص مگر فقیر و تنگ دست سے شادی کرنا

سوال

ایک پچاس سالہ مطلقہ عورت کو ایک چون سالہ شخص کا علم ہوا اس شخص کی طرف میلان کی سب سے بڑی وجہ اس کا دیندار ہونا ہے کیونکہ وہ دینی امور کا التزام کرتا ہے حالانکہ وہ تنگ دست اور فقیر بھی ہے لیکن دین کی وجہ سے میں اس کی طرف مائل ہوں.
میں بھی دین پر عمل کرنے والی ہوں اور اسی طرح اللہ کا خوف رکھتی ہوں، میراارادہ ہے کہ اپنے آپ کو عفیف بناؤں اور اس کی تنگ دستی کے باوجو اس شخص سے شادی کرلوں، لیکن میری ماں اس کی تنگ دستی کی بنا پر اس سے شادی کی رغبت نہیں رکھتی، کیا اگر میں اس سے شادی کرلوں توگنہگار تو نہیں ہونگی ؟
اور کیا اگر میں اپنے خاوند کا خرچ برداشت کروں تو کیامجھے اسکا اجروثواب حاصل ہوگا، میرا مہر صرف ایک انگوٹھی ہے کیونکہ میں مادہ پرست عورت نہیں، اور میں اللہ کے لیے خیر و بھلائی کے کام کرنا چاہتی ہوں.
یہ علم میں رہے کہ بیس برس سے میں مطلقہ ہوں، اوراپنی بیس سالہ بچی کی تربیت کی بنا پر میں نے آنے والے ہر رشتہ کو ٹھکرا دیا تھا، اوراسی طرح اپنے والد کی دیکھ بھال کرتی رہی ہوں اور اب وہ فوت ہوچکے ہیں اللہ ان پر رحم کرے، جب فوت ہوئے تو وہ مجھ پر بہت خوش تھے.
اوراب میں محسوس کرتی ہوں کہ میرا خاوند ہونا چاہیے برائے مہربانی اس کے متعلق مجھ کچھ معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کوجزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

اگر اس شخص کا دین اوراخلاق صحیح اورپسندیدہ ہے تو اس سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں چاہے وہ فقیر اور تنگ دست ہی ہے؛ کیونکہ ترمذی میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو تم اس سے (اپنی لڑکی کی) شادی کردو، اگر ایسا نہیں کروگے تو زمین میں وسیع و عریض فساد بپا ہو جائیگا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اوراس کے لیے آپ کی رضامندی سے آپ کا مال لینے میں کوئی حرج نہیں، اور آپ کو اپنے خاوند کا خرچ برداشت کرنے اوراس کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا اجروثواب حاصل ہوگا اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{چنانچہ اگر وہ اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں ت وا سے شوق سے خوش ہو کر کھاؤ}النساء (4).

اور پھر فقر و تنگ دستی کوئی عیب نہیں، کیونکہ مال تو آنے جانے والی چیز ہے، اور فقیر و تنگ دست غنی و مالدار بھی ہوسکتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم میں سے جو مرد و عورت بے نکاح کے ہوں ان کا نکاح کردو، اور اپنے نیک بخت غلام اور لونڈیوں کا بھی، اگر وہ مفلس وتنگ دست بھی ہوں گے تو اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا، اللہ تعالی کشادگی والا اور علم والا ہے }.النور (32).

آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی والدہ کو مطمئن کریں اور اس کے سامنے واضح کریں کہ معیار مال نہیں، بلکہ تقوی اور عمل صالح معیار ہے.

اور اگر آپ کی والدہ اپنی رائے پر اصرار کرے اور آپ کے خیال میں آپ کا اس شخص سے شادی کرنا صحیح ہے، نکاح کے صحیح ہونے کے لیے آپ کی شادی میں آپ کا ولی ہونا ضروری ہے نکاح کے لیے ولی کی شرط ہے، کیونکہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے.

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2085) سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور عورت کا ولی اس کا والد پھر اس کا بیٹا اور پھر اسکا بھائی پھر اس کا بھانجا اور پھر اس کا چچا اور پھر چچا کا بیٹا جو کہ عصبہ کی ترتیب سے ہوتا ہے.

اور اگر اس کا ولی نہ ہو تو پھر قاضی اس کی شادی کریگا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"اور اگر وہ جھگڑا کریں تو جس کا ولی نہیں اس کا حکمران والی ہوگا"

مسند احمد حدیث نمبر (24417) سنن ابوداود حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر (2709) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور پھر عورت کا شادی کرنے کی کوشش اور مہر میں آسانی کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ کافی عقلمند ہے اور اس کی سوچ بھی اچھی ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے سب معاملات میں آسانی پیدا کرے، اور آپ کی راہنمائی فرمائے.

واللہ اعلم.